نمبر ۲۸ قادیان دارالامان ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۱ بروز جمعہ جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

مواعظ النساء

یعنے

حضرت اقدس کا عورتون کو وعظ

ومن یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجًا ویرزقہ من حیث لا یحتسب

یعنے جو شخص اللہ تعالےٰ سے ڈرتا رہیگا اس کو اللہ ایسے طور سے رزق پہنچاوے گا کہ جس طور سے معلوم بھی نہ ہوگا رزق کا خاص طور سے اس واسطے ذکر کیا کہ بہت سے لوگ حرام مال جمع کرتے ہین اگر وہ خدا تعالےٰ کے حکمون پر عمل کرین اور تقوے سے کام لیوین تو خدا ان کو خود رزق پہنچاوے اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہو یتولی الصلحین جس طرح پر مان بچے کی متولی ہوتی ہے اسی طرح پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مین صالحین کا متکفل ہوتا ہون اللہ تعالیٰ اس کے دشمنون کو ذلیل کرتا ہے اور اس کے مال مین طرح طرح کی برکتین ڈالدیتا ہے۔ انسان بعض گناہ عمداً بھی کرتا ہے

اور بعض گناہ اس سے ویسے بھی سرزد ہوتے ہین جتنے انسان کے عضو ہین ہر ایک عضو اپنے اپنے گناہ کرتا ہے انسان کا اختیار نہین کیونکہ اللہ تعالےٰ اگر اپنے فضل سے بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کے گناہ سے بچنے کے لئے یہ آیت ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین جو لوگ اپنے رب کے آگے انکسار سے دعا کرتے رہتے ہین کہ شائد کوئی عاجزی منظور ہو جاوے تو ان کا اللہ تعالےٰ خود مددگار ہو جاتا ہے۔ کوئی شخص عابد بہت دعا کرتا تھا کہ یا اللہ تعالےٰ مجھکو گناہون سے آزادی دے اس نے بہت دعا کرنیکے بعد سوچا کہ سب سے زیادہ عاجزی کیونکر ہو معلوم ہوا کہ کتّے سے زیادہ عاجز کوئی نہین تو اس نے اسکی آواز سے رونا شروع کیا کسی اور شخص نے سمجھا کہ مسجد مین کتا آگیا ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی میرا برتن پلید کر دیوے تو اس نے اگر دیکھا تو عابد ہی تھا کتا کہین نہ دیکھا آخر اس نے پوچھا کہ یہان کتا رو رہا تھا اس نے کہا کہ مین ہی کتا ہون پھر پوچھا کہ تم ایسے کیون رو رہے تھے کہا کہ خدا کو عاجزی پسند ہے اس واسطے مین نے سوچا کہ اس طرح میری عاجزی منظور ہو جاوے گی حضرت ابراہیمؑ نے اپنے لڑکے کیواسطے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہو جاوے۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ دعا کرے بہت سے شخص ایسے ہوتے ہین کہ کسی گناہ سے نہین بچتے۔ لیکن اگر ان کو کوئی شخص بے ایمان یا کچھ اور کہہ دیوے تو بڑے جوش مین آتے ہین

اور وہ سمجھتے ہین۔ کہ ہم تو کوئی گناہ نہین کرتے پھر ہم کو یہ کیون کہتا ہے۔ اس طرح انسان کو معلوم نہین کہ کیا کیا گناہ اس سے سرزد ہوتے ہین پس اس کو کیا خبر ہے کہ کیا کچھ لکھا ہوا ہے پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے عیبون کو شمار کرے اور دعا کرے پھر اللہ تعالےٰ بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو مین مانونگا ادعوانی استجب لکم دو چیزین ہین ایک تو دعا کرنی چاہیئے دوسرا طریق یہ ہے کہ کونوا مع الصادقین۔ راستبازون کی صحبت مین رہو تاکہ ان کی صحبت مین رہکر کے تم کو پتہ لگجاوے کہ تمہارا خدا قادر رہی بینا ہے۔ سننے والا ہے دعائین قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے بندون کو صدہا نعمتین دیتا ہے جو لوگ ہر روز نئے گناہ کرتے ہین وہ گناہ کو حلوے کیطرح شیرین خیال کرتے ہین ان کو خبر نہین کہ یہ زہر ہے۔ کیونکہ کوئی شخص سنکھیا جان کر نہین کھا سکتا کوئی شخص بجلی کے نیچے نہین کھڑا ہوتا اور کوئی شخص سانپ کے سوراخ مین ہاتھ نہین ڈالتا اور کوئی شخص کھانا شکی نہین کھا سکتا اگرچہ اس کو کوئی دو چار روپیئے بھی دے۔ پھر باوجود اس بات کے جو یہ گناہ کرتا ہے کیا اس کو خبر نہین ہے پھر کیون کرتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا دل مضر یقین نہین کرتا۔ اس واسطے ضرور ہے آدمی پہلے یقین حاصل کرے۔ جب تک یقین نہین غور نہین کرے گا۔ اور کچھ نہ پائے گا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہین جنہون نے پیغمبرونکا

زمانہ بھی دیکھکر ان کو ایمان نہ آیا - اس کی وجہ یہی تھی کہ انہون نے غور نہین کی دیکھو اللہ تعالے فرماتا ہے ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً ہم عذاب نہین کیا کرتے جب تک کوئی رسول نہ بھیجدیوین اور واذا اردنا ان نہلک قریۃً امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا + پہلے امرا کو اللہ تعالے مہلت دیتا ہے وہ ایسے افعال کرتے ہین کہ آخر ان کی پاداش مین ہلاک ہوجاتے ہین غرضیکہ ان باتون کو یاد رکھو اولاد کو تربیت کرو زنا نہ کرو کسی شخص کا خون نہ کرو اللہ تعالے نے ساری عبادتین ایسی رکھی ہین جو بہت عمدہ زندگی تک پہونچاتے ہین - عہد کرو اور عہد کو پورا کرو .... اگر تکبر کرو گے تو تم کو خدا ذلیل کریگا - یہ ساری باتین بری ہین +

۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

خدا تعالے سچا دوست ہے | فرمایا کہ دعوے مومن اور مسلم ہونیکا آسان ہے مگر جو سچے طور پر خدا کا ساتھ دیوے تو خدا اسکا ساتھ دیتا ہے ہر ایک دل کو اس قسم کی سچائی کی توفیق نہین ملا کرتی یہ صرف کسی کسی کا دل ہوتا ہے - دیکھا جاتا ہے کہ دوست بھی کئی قسم کے ہوتے ہین - بعض زن مزاج کہ وفا نہین کرتے اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ حق دوستی کو وفاداری کے ساتھ پورا ادا کرتے ہین تو اللہ تعالے وفادار دوست ہے اسی لئے تو وہ فرماتا ہے ومن یتوکل علے اللہ کہ جو خدا کیطرف پورے طور پر آگیا اور اعدا وغیرہ کسی کی پروا نہ کی فہو حسبہ تو پھر خدا تعالے اس کے ساتھ پوری وفا کرتا ہے +

پیشگوئی | عنقریب ایسا ہوگا کہ شریر لوگ جو رعب داب رکھتے ہین وہ کم ہوتے جاوینگے +

گذشتہ چند ایام مین سخت گرمی تھی اور آج بفضل خدا بارش ہوجانے کی وجہ سے ٹھنڈ ہوگئی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی بارش کے ہوجانے سے درخت دھوئے دھائے نظر آرہے تھے - آسمان - بادل اور ہر ایک در و دیوار نے بارش کی وجہ سے ایک خاص رنگ و روپ حاصل کیا تھا اسپر خدا کے برگزیدہ اور مجسم شکر انسان نے فرمایا کہ خدا کے تصرفات بھی کیسے ہین ابھی کل کیا تھا اور آج کیا ہے +

جسکا دل مردہ ہو وہ خوشی کا مدار صرف دنیا کو رکھتا ہے مگر مومن کو خدا سے بڑھکر اور کوئی شے پیاری نہین ہوتی جس نے یہ نہین پہچانا کہ ایمان کیا ہے اور خدا کیا ہے وہ دنیا سے کبھی آگے نکلتے ہی نہین ہین جب تک دنیا ان کے ساتھ ہے تب تک تو سب سے خوشی سے بولتے ہین بیوی سے بھی خندہ پیشانی سے پیش آتے ہین مگر جس دن دنیا گئی تو سب سے ناراض ہین - منہ سوجا ہوا ہے ہر ایک سے لڑائی ہے گلہ ہے شکوہ ہے حتے کہ خدا سے بھی ناراض ہین تو پھر خدا ان سے کیسے راضی رہے وہ بھی پھر ناراض ہوجاتا ہے مگر بڑی بشارت مومن کو ہے یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ - اے نفس جو کہ خدا سے آرام یافتہ ہے تو اپنے رب کیطرف راضی خوشی واپس آ - اس خوشی مین ایک کافر ہرگز شریک نہین ہے راضیۃ کے معنے یہہ ہین کہ وہ اپنی مرادات کوئی نہین رکھتا کیونکہ اگر وہ دنیا سے خلاف مرادات جاوے تو پھر راضی تو نہ گیا اسی لئے اس کی تمام مراد خدا ہی خدا ہوتا ہے - اس کے مصداق صرف آنحضرت صلعم ہی ہین کہ آپ کو یہ بشارت ملی اذا جاء نصر اللہ والفتح - اور الیوم اکملت لکم دینکم - بلکہ مومن کی خلاف مرضی تو اس کی نزاع (جانکنی) بھی نہین ہوا کرتی - ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ دعا کیا کرتا تھا کہ مین طوس مین مرون لیکن ایک دفعہ وہ ایک اور مقام پر تھا کہ سخت بیمار ہوا اور کوئی امید زیست کی نہ رہی تو اس نے وصیت کی کہ اگر مین یہان مرجاؤن تو مجھے یہودیون کے قبرستان مین دفن کرنا اسی وقت سے وہ روبصحت ہونا شروع ہوگیا حتے کہ بالکل تندرست ہوگیا - لوگون نے اسکی وصیت کی وجہ پوچھی تو کہا کہ مومن کی علامت ایک یہ بھی ہے کہ اس کی دعا قبول ہو ادعونی استجب لکم خدا کا وعدہ ہے - میری دعا تھی کہ طوس مین مرون جب دیکھا کہ موت تو یہان آتی ہے تو اپنے مومن ہونے پر مجھکو شک ہوا اس لئے مین نے یہ وصیت کی - کہ اہل اسلام کو دھوکہ نہ دون غرضیکہ راضیۃ مرضیۃ صرف مومنون کے لئے ہے - دنیا مین بڑے بڑے مالدارون کی موت سخت نامرادی سے ہوتی ہے - دنیا دار کی موت کے وقت ایک خواہش پیدا ہوتی ہے - اور اسی وقت اسے نزع ہوتی ہے - یہ اس لئے ہوتا ہے کہ خدا کا ارادہ ہوتا ہے کہ اسوقت بھی اسے عذاب دیوے اور اس کی حسرت کے اسباب پیدا ہوجاتے ہین تاکہ انبیا کی موت جو کہ راضیۃ مرضیۃ کی مصداق ہوتی ہے اس مین اور دنیادار کی موت مین ایک بین فرق ہو - دنیا دار کتنی ہی کوشش کرے مگر اس کی موت کے وقت حسرت کے اسباب ضرور پیش ہوجاتے ہین غرضیکہ راضیۃ مرضیۃ کی موت مقبولین کی دولت ہے اس وقت ہر ایک قسم کی حسرت دور ہوکر ان کی جان نکلتی ہے - راضی کا لفظ بہت عمدہ ہے - اور ایک مومن کی مرادین اصل مین دین کے لئے ہوا کرتی ہین خدا کی کامیابی اور اس کے دین کی کامیابی اسکا اصل مدعا ہوا کرتا ہے - آنحضرت صلعم کی ذات بہت ہی اعلے ہے - کہ جن کو اس قسم کی موت نصیب ہوئی +

۱۵ لغایت ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

ان ایام مین کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا صرف چند ایک نوٹ اور نکات بیان ہوئے اور ایک وعظ جو کہ حضور نے مستورات کو عطا فرمایا ذیل مین درج کئے جاتے ہین اور بوجہ سماعت مقدمات گورداسپور حضرت اقدس کی نمازونکی شمولیت جماعت کی ترتیب ملحوظ نہ رکھی گئی +

۱۶ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

عورتون کو وعظ

بین العصر والمغرب

سلطان محمود سے ایک بزرگ نے کہا کہ جو کوئی مجھکو ایک دفعہ دیکھ لیوے اسپر دوزخ کی آگ حرام ہوجاتی ہے - محمود نے کہا یہ کلام تمہارا پیمبر خدا صلعم سے بڑھکر ہے ان کو کفار ابولہب ابوجہل وغیرہ نے دیکھا تھا ان پر دوزخ کی آگ کیون حرام نہ ہوئی - اس بزرگ نے کہا کہ اے بادشاہ کیا آپ کو علم نہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وینظرون الیک وہم لایبصرون - اگر دیکھا اور جھوٹا کاذب سمجھا تو کہان دیکھا - حضرت ابوبکرؓ نے فاطمہؓ نے حضرت عمرؓ نے اور دیگر اصحاب نے آپ کو دیکھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انہون نے آپ کو قبول کرلیا - دیکھنے والا اگر محبت اور اعتقاد کی نظر سے دیکھتا ہے تو ضرور اثر ہوجاتا ہے اور جو عداوت اور دشمنی کی نظر سے دیکھتا تو اسے ایمان حاصل نہین ہوا کرتا - ایک حدیث مین آیا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اگر کوئی میرے پیچھے نماز ایک مرتبہ پڑھ لیوے تو وہ بخشا جاتا ہے اسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کونوا مع الصادقین کے مصداق ہوکر نماز کو آپ کے پیچھے ادا کرتے ہین تو وہ بخشے جاتے ہین - اصل مین لوگ نماز مین دنیا سے

البدر اور احمدی جماعۃ

احمدی سلسلہ کے اخبار الحکم مورخہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۰۳ء جسکی اشاعت ۱۱ جولائی کو ہوئی ہے زیر عنوان اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ احباب نے اُن مشکلات کو مطالعہ فرمایا ہوگا جو کہ ایڈیٹر صاحب نے الحکم کی اشاعت میں تعویق اور اُس کی بے ترتیبی کی نسبت فرمائی ہیں اور انھوں نے درصل ٹھیک کہا ہے کہ ان تمام شکایتوں کا کافی علاج اُسوقت ہو سکتا ہے جبکہ اخبار ولکی مالی حالت کی بہتری اور اُسکے استقلال اور پائیداری کے لیے جہانتک اسباب کا تعلق ہے اُسکے لیے اسطرح ہر ایک شخص کوشش کرے کہ جو اخبار کو پڑھ سکتا ہے وہ اُسکو اپنا قومی اور ذاتی فرض سمجھکر خریدے دوسروں کو خریدنے کی تحریک کرے خود وقت پر قیمت ادا کرے دوسروں سے دلاوے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پُرانا اخبار الحکم ہی ہے اور الحمدللہ کہ اُسکی اشاعۃ آٹھ سو کے قریب ہے مگر جب اسقدر دیرینہ اخبار کو جو کہ سات سال سے قومی خدمات کو بجا لا رہا ہے ابھی تک مالی حالت کی بہتری کی شکایت ہے کہ جسکی وجہ سے اگر ایڈیٹر بذات خود ہیڈ کوارٹر میں موجود نہ رہے تو اخبار کی اشاعت ہفتوں تک بند رہتی ہے تو اب اس صورت میں البدر کیطرف احمدی جماعۃ کی کسقدر توجہ ہونی چاہیے کہ جسنے اپنے ذاتی فائدہ پر ہر طرح سے قومی فائدہ کو ترجیح دی ہوئی ہے۔ البدر کی اشاعۃ ابھی تک چار سو پوری نہیں ہے مگر تا ہم مطبع خرید لیا گیا ہے اور باوجودیکہ اخبار کا کام مطبع کے متعلق ایک ماہ میں صرف ایک ہفتہ کا ہے مگر مطبع کے پورے سٹاف کو برابر تنخواہ دینی پڑتی ہے جسکی وجہ سے کارخانہ دن بدن زیر بار نقصان ہو رہا ہے اخبار الحکم کی ضرورتوں کو پڑھ کر ایک فہیم انسان خود البدر کی ضرورتوں کو محسوس کر سکتا ہے کہ اُسے البدر کی اشاعۃ اور قیمتوں کی ادائیگی میں بھی کسر شد رحبات تو ڑ کوشش کرنی چاہیے مطبع کی ضرورت کی طرف میں اپنے احمدی احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں کہ جو صحاب صاحب تصنیف ہیں یا تاجر ہیں اور وہ اپنی تصانیف اشتہارات دیگر مطابع میں چھپواتے رہتے ہیں وہ ازراہ کرم و عنایت چھپوائی کا کام ہمارے مطبع میں ارسال فرمایا کریں تاکہ مطبع کے اخراجات کی ناقابل برداشت زیرباری کا کارخانہ سبکدوش ہو۔ ایک دو دفعہ کے تجربہ سے یہ بات اُنپر واضح ہو جاویگی کہ مطبع انوار الاسلام قادیان میں کسطرح کا کام ہوتا ہے

ماہوار رسالہ

میرے پاس بعض احباب کے خطوط اس مضمون کے بھی آئے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ اب ماہوار رسالہ کی خریداری کی طرف جماعۃ کو توجہ نہیں دلائی جاتی اور نہ اُسکا ذکر اخبار میں کیا جاتا ہے ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس رسالہ کے نفس مضامین کو ہر ایک احمدی نے پسند فرمایا ہے کہ قادیان کے جلیل القدر اصحاب نے بھی ان مضامین کے قلمبند اور ترتیب کیے جانے پر میری رائے سے اتفاق کیا مگر اُن میں سے بعض نے بدیں خیال اس کی اشاعت کو سردست ناپسند فرمایا کہ آئے دنکی رسالہ بازی اور تصنیفات کی کثرت نے قوم کی توجہ کو لنگرخانہ اور دیگر خیراتی فنڈوں میں کافی حصہ لینے سے روک رکھا ہے اور انفاق فی سبیل اللہ کے ٹھیک محل اور موقعہ کو مدنظر نہ رکھکر اکثر افراد قوم نے اُن ضروری مدوں میں اس وسعت اور فراخ حوصلگی سے امداد نہیں کی جیسے کہ ایسی موقعہ کرنے کا حق ہوتا ہے۔ اور بعض نے اسکی سردست اشاعۃ کو اسلیے نامناسب خیال کیا کہ بعض کام بذاتہ تو مفید ہوتے ہیں لیکن اُن کا موجد جبتک نیت میں اخلاص اور دینی خدمت اور اپنے وجود کو حقیقی طور پر نافع الناس بنانے کا خیال نہ ہو تب تک یہ کام اُن لوگوں کی شان کے شایاں نہیں ہیں جنکا یہ دعوی ہو کہ ہم قادیان میں تحصیل دین کے لیے بیٹھے ہیں اور قومی خدمات کے بہت سے فرائض کو اپنے ذمہ لیکر پھر کماحقہ بجا لانا گویا خدا تعالی کے غضب کو حاصل کرنا ہے چونکہ جن جلیل القدر اصحاب نے نفس رسالہ کے مضامین کی تائید کی تھی یہ بھی اُنھیں میں سے بعض کی رائے ہے اور یہ اصحاب میرے نزدیک شعائر اللہ میں سے ہیں اور خدا تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے

وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ

یعنی جو کوئی خدا تعالی کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو یہ بات دلوں کی پرہیزگاری میں داخل ہے۔ لہذا جو شخص یہاں رہے اُسکی نیت تو حصول تقوی کی ہونی چاہیے اسلیے ان بزرگوں کے ایما سے رسالہ کی اشاعۃ کو سردست بیٹے ملتوی کر دیا ہے اور اسی لیے اُسکا ذکر اخبار میں نہ کیا گیا لیکن ایک اور جلیل القدر صحابی کی یہ رائے ہے کہ اس رسالہ کے مضامین کی ماہواری اشاعۃ کو اسطرح سے تبدیل کر دیا جائے کہ وہ تمام مضامین بطور ضمیمہ اخبار ہر ہفتہ چار صفحہ پر کتابی صورت میں البدر کے ہمراہ شائع ہوا کریں اور خریدار اُس کا فائل جمع کرکے کتاب بنا لیویں۔ اگر اللہ تعالی نیت میں اخلاص اور خدمت قوم کی سچی روح عطا کرے تو میرے نزدیک یہ رائے اس لیے قابل قدر ہے کہ اس سے البدر کی اشاعۃ پر اثر پڑتا ہے اور مطبع کو جو نقصان ہو رہا ہے اسکی تلافی کی بھی ایک راہ نکلتی ہے اور رسالہ بجائے ۱۲ کے ارزاں قیمت پر قوم کو مل سکتا ہے لیکن چونکہ میں اس امر میں اپنی رائے کو مذکورۃ الصدر دو اصحاب کی رائے کے ماتحت خلوص دل سے کر چکا ہوں اس لیے اُن کے مشورہ کے بعد پھر اس نئے انتظام کی نسبت عنقریب ناظرین کو اطلاع دیجاویگی

البدر کے لیے پہلا عطیہ

اندنوں ہمارے مہربان احمدی بھائی عالیجناب نواب **محمد علیخان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ** (جو کہ عرصہ دراز سے مہاجرانہ طور پر قادیان میں مقیم ہیں) کی طرف سے ۲۰۰ بطور ڈونیشن کے البدر کو عنایت ہوئے ہیں۔ البدر کی مالی مشکلات کو مدنظر رکھکر ایک عرصہ سے احباب کی توجہ اسطرف دلائی جا رہی تھی کہ جیسے قوم کے رؤسا اور صاحب وسعت احباب کے ذمہ اخبار دکی سرپرستی اور حوصلہ افزائی ایک فرض منصبی اور قرضہ کی طرح ہوتی ہے الحمدللہ کہ نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے سب سے اول البدر کی ضروریات پر توجہ فرمائی اور ایک گونہ ہمارا ہاتھ بٹایا۔ ہمیں رقم کی قلت و کثرت پر کوئی کلام نہیں ہم تو خدا کا شکر اسبات پر کرتے ہیں کہ اُسنے اپنے پاک بندوں کے قلوب میں اس امر کی تحریک کر دی کہ وہ البدر کی مالی مشکلات میں ہمارا ہاتھ بٹانے کے لیے مستعد ہوئے سو الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اب دیگر رؤسا احمدی جماعۃ سے ہماری التماس ہے کہ وہ عالیجاہ نواب صاحب کی قائم کردہ نظیر سے فائدہ اُٹھاویں اور اُنکی اتباع اختیار کرکے نواب صاحب کو الدال علی الخیر کفاعلہ (یعنی نیکی کے کام پر ترغیب دلانیوالا اُسکے فاعل کیطرح ہوتا ہے) کے ثواب کا مستحق ٹھیراویں اور ہماری طرف سے اس شعر کو ضرور مدنظر رکھیں۔

ایکہ داری مقدرت ہم عزم تا بیدات دیں
لطف کن ما را نظر برانک و بسیار نیست

استفسا اور اُن کے جواب

خریدار ۱۳۵۶ از میٹر لاڑکانہ

+ دیکھو صفحہ ۳۲۲ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث

نمبر ۳

بجواب اشتہار آریہ ڈیبیٹنگ کلب لاہور

یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کیطرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
کب تک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے
آخر قدم بصدق اُٹھاؤ گے یا نہیں
کیونکر کرو گے رد جو محقق ہے ایک بات
کچھ ہوش کر کے عذر سناؤ گے یا نہیں
سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں

پیارے ناظرین اور آریہ احباب اس بات سے واقف ہیں کہ اسلام اور آریہ مذہب کا ایک عظیم الشان مقدمہ اُس سچے قدوس احکم الحاکمین خدا کی عدالت میں پیش ہوا تھا جس میں اسلام کیطرف سے ہمارے مخدوم حضرت میرزا غلام احمد صاحب امام مہدی خرالزمان پیرو کار تھے۔ اور آریہ مذہب کیطرف سے اُن کے مشہور اور مسلم پیشوا اور وکیل مذہب پنڈت لیکھرام صاحب قوم کیطرف سے منتخب ہو کر پیش ہوئے تھے۔ جب پنڈت صاحب مباحثہ تقریری میں ہر طرح سے عاجز آ گئے تو اُنھوں نے اسلام کے منجانب اللہ اور حق ہونے اور اپنے مذہب کے باطل ہونیکے آخری اور قطعی ثبوت کے لیے یہ درخواست حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب کی خدمت میں پیش کی کہ آپ میری قضا و قدر کے متعلق پیشگوئی کریں۔ اور اگر آپ کی پیشگوئی سچی نکلی تو اس بات کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ آپکا زندہ اور سچا خدا ہے۔ اور اسلام اُسی کی طرف سے ہے اور حق ہے۔ پھر ایکطرف تو حضرت اقدس میرزا صاحب ممدوح نے پنڈت لیکھرام صاحب کی موت کے متعلق پیشگوئی کی۔ اور دوسری طرف سے پنڈت لیکھرام صاحب نے حضرۃ ممدوح کی قضا و قدر کے متعلق یہ پیشگوئی کی۔ کہ وہ تین سال کے عرصہ میں بمرض ہیضہ مر جائیں گے۔ ان پیشگوئیوں کے مشتہر کرنے سے غرض یہ رکھی گئی تھی۔ کہ جس مذہب کے وکیل کی پیشگوئی سچی نکلے گی وہی مذہب سچا اور زندہ اور خدا کیطرف سے ہوگا۔ اور اختیار کرنے کے قابل ہوگا۔ اور جسکی پیشگوئی غلط اور جھوٹی نکلے گی وہ مذہب باطل اور مردود اور شیطانی ہوگا۔ اور یہ ثابت ہوگا کہ خدا اُس کے ساتھ نہیں اور اس لائق ہوگا کہ اُسکو ترک کر کے کامیاب مذہب کے لیے دامن استقبال پھیلایا جائے۔ حضرت اقدس میرزا صاحب ممدوح نے جو پیشگوئی کی تھی۔ اُس میں چھ سال کی مہلت اس لیے تھی کہ پنڈت صاحب اور انکی قوم آریہ کو اپنے پرمیشر سے پرارتھنا کرنیکی کافی مہلت ملجائے۔ اور اسی لیے آریوں کو متنبہ کیا گیا تھا کہ وہ اسوقت پرمیشر سے پرارتھنا کر کے پنڈت صاحب کو بچا لیں مگر اُس سچے اور حق کو فتح دینے والے خدا نے اسلام کو قطعی ڈگری دی اور پنڈت لیکھرام صاحب کو پیشگوئی کے مقررہ سال مقررہ ماہ مقررہ دن مقررہ وقت و مقررہ طریق میں دست قدرۃ نے ہلاک کیا۔ اور اس فیصلہ سے آریہ قوم پر یہ قطعی حجت قائم ہو گئی۔ کہ صرف اسلام ہی خدائی مذہب ہے جو زندہ برکات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب نے جو پیشگوئی حضرت اقدس میرزا صاحب کی موت کے متعلق کی تھی وہ جھوٹی اور افترا علی اللہ ثابت ہو کر آریہ مذہب کے باطل اور مردہ ہونے پر آسمانی مہر لگا گئی۔

ہم اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ ایسے روشن اور قطعی فیصلہ کے بعد اب ہمارے لیے آریوں کے ساتھ فی الحقیقت کسی مباحثہ کی خواہش باقی نہ تھی کیونکہ ایسی خواہش محض تحصیل حاصل تھی۔ ہمنے اُن کے سلسلہ ڈیبیٹ میں جانیکے لیے انکی استدعاؤں کو صرف اسلیے منظور کیا تھا کہ ہمیں خیال تھا کہ جیسا وہ مُنہ سے بار بار فرماتے ہیں ہمارے آریہ بھائیوں کو اب دل سے بھی حق جوئی کا خیال ہو گیا ہوگا۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب کی موت سے اُن کے دل اپنے مذہب سے ضرور بیزار ہو چکے ہونگے۔ اور اب اسلام کے متعلق اپنی واقفیت بڑھانیکی غرض سے ہم سے اس سلسلہ کو شروع کرنا چاہتے ہونگے۔ چونکہ وہ ہمارے ملکی بھائی ہیں۔ اور ہم اُن کے دلی خیر خواہ ہیں ہم دل سے چاہتے ہیں کہ جو قوم خدا سے دور اور مہجور پڑی ہے وہ تاریکی کے گڑھوں سے نکلکر روشنی کو قبول کرے۔ لیکن افسوس کہ ابھی تک ہمارے آریہ بھائیوں نے اپنے دلوں کو اُتنا بھی صاف نہیں کیا کہ اُن کے افعال اُن کے اقوال کے ساتھ موافق ہو گئے ہوں۔ ظاہراً چکنے چپڑے الفاظ میں حق جوئی کا اظہار اور حقیقت میں منتقمانہ غصہ دلوں میں مخفی رکھکر ہمیں بُلانا اور ہم پر سچا اتہام لگانا شرافت سے گرا ہوا شیوہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تو ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑنیکی خواہشمند ہیں۔ اسلیے جب ایسے قطعی اور عظیم الشان فتح اسلام سے جو اُنکے وکیل اور پیشوا مشہور پنڈت لیکھرام صاحب کی موت سے ہو کر مستند ہو چکی تھی۔ اور جسکی یادگار میں اُنکے ہاں ہر سال مجلسیں منعقد اور یادگاریں قائم ہوتی رہتی ہیں فائدہ نہیں اُٹھایا تو اس فتح سے جو اُنکی نیوگی آرزوؤں کو توڑنے کا موجب ہوئی ہے کیا فائدہ اُٹھانیکی اُمید ہو سکتی ہے۔

اپنے اشتہار میں اُنھوں نے اسقدر غلط بیانیاں کی ہیں کہ جو معمولی طریقہ کے انسان کی شان کے بھی شایان نہیں ہو سکتیں۔ ازانجملہ ہمپر یہ جھوٹا الزام کہ گویا ہمنے نیوگ کو غلط پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ انکی نیتوں کے سمجھنے کیلیے کافی دلیل ہو سکتی ہے۔ گو اُنکے مُنہ کی باتوں سے حقیقت الامر پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ لیکن صرف ناظرین کو انصاف کرنیکے لیے موقعہ دینے کیخاطر اسجگہ ہم مستند ستیارتھ پرکاش کے چند حوالے منتخب کر کے نقل کر دیتے ہیں۔

(۱۳۸) صفحہ ۱۵۴/۱۵۵ "جب خاوند اولاد پیدا کرنیکے قابل نہ رہے تب اپنی عورت کو اجازۃ دے کہ تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر" "تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے۔" "ویسے ہی عورۃ بھی خاوند کو اجازۃ دے۔ اور وہ کسی دوسری عورۃ سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے (۱۳۹) ص ۱۵۵ اگر خاوند دولت کمانیکی غرض سے غیر ملک میں باہر گیا ہو تو تین برس انتظار کر کے عورۃ نیوگ کرے"۔ ص ۱۵۵ سطر ۱۵ لغایت ۲۳ "عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس"۔ اور جو بدکلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اُس عورت کو چھوڑ کر دوسری سے نیوگ کرنا چاہیے"۔ "اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہیے کہ دوسرے مرد سے نیوگ کر لے"۔ پھر ص ۱۵۵ پر ہے۔ "جیسے علانیہ بیاہ ویسے علانیہ نیوگ ہونا چاہیے"۔ پھر ص ۱۵۱ پر ہے جب بیاہ کیے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد پسند نہ کریگا تب مرد اور عورت کو نیوگ کرانیکی ضرورت ہوگی اور یہی دھرم ہے"۔ پھر (۱۴۱) ص ۱۴۹ پر ہے۔ "گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے"۔ پھر (۱۴۲) ص ۱۴۵ پر ہے "اے دیرج سینچنے کے قابل طاقتور مرد تو اس بیاہی عورت یا بیوہ کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ اس بیاہی عورت میں اولاد پیدا کر اور گیارھویں عورت کو مان"۔ الیعورت تو بھی بیاہی مرد ++ سے دس بچے پیدا کر اور گیارھواں خاوند کو سمجھ۔

ان کے سوا بہت سی اور باتیں لکھنے کے قابل ہیں لیکن اس مختصر میں گنجایش نہیں۔ ان اصل عبارتوں کو دیکھکر ناظرین انصاف کر لیں اور سمجھ لیں کہ آریہ صاحبان کا سچی بات کو غلط بیان کرنا اُنکی خفت کا ثبوت ہی ہے ہم تو ہار جیت کے لیے نہیں بلکہ صرف حق جوئی کی خاطر سے یہ باتیں کر رہے ہیں۔ اگر ہمارے بھائی آریہ صاحبان اب بھی نیوگ سے رہا ہو کر ایمان چھوڑ دیں تو ہماری یہی مُراد ہے۔

باقی آیندہ

استغاثہ

مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب نے جو فوجداری زیر دفعہ

درس قرآن شریف

الجزو نمبر ۵ - ع ۱۲ -

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ۚ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ **ترجمہ** اور جب تم زمین پر جاؤ تو کوئی تم پر گناہ نہیں کہ تم نماز کو چھوٹا کر لو اگر تم ڈرو کہ کافر تمکو فتنہ میں ڈالینگے اور تحقیق کافر تو تمھارے کھلے دشمن ہیں۔

انسان کے کاموں میں کام کا کچھ بڑا حصہ ضروری ہوتا ہے بادشاہوں تاجروں غرض ہر فرقہ اور طرز کے آدمیوں میں یہی حال ہے کہ اگر وہ اپنے کاموں کا ضروری حصہ بجا نہ لاویں تو انکو خوشی حاصل نہیں ہو سکتی اور یہ انسانی فطرۃ کا خاصہ ہوتا ہے چونکہ اسلام انسان کی فطرۃ صحیحہ کے مطابق ہے اسلام میں بھی بعض باتیں نہایت ہی ضروری ہیں اسلیے ایک شخصکو بحیثیت مسلمان ہونیکے دو باتونکا بڑا خیال رکھنا پڑتا ہے اول تعظیم لامر اللہ دوم شفقت علی خلق اللہ اور اللہ کی تعظیم کی بڑی غرض نماز سے پوری ہوتی ہے اسواسطے نماز مسلمان کا بڑا ہی ضروری کام ہے اور یہ اللہ کی تعظیم کے تمام طریقوں کی سردار ہے اللہ کے نام سے شروع ہوتی ہے

اللہ کے نام پر ہی ختم ہوتی ہے

شروع میں اللہ اکبر کہتے ہیں اور آخر میں **السلام علیکم و رحمۃ اللہ**۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اُسنے مسلمان ہونیکے واسطے کچھ شرطیں پیش کیں اُنمیں ایک یہ بھی کہ نماز معاف کر دیجاوے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس دین میں نماز نہیں وہ دین ہی کیا ہے صحابہ کرام کی زندگی سے ایک عجیب نمونہ حاصل ہوتا ہے ان میں مرد عورت۔ بوڑھے۔ بیمار۔ کمزور وغیرہ سب شامل ہیں عمداً انمیں ترک نماز کا معاملہ کبھی پیش نہیں ہوا قرآن نے بتایا ہے کہ نماز میں سُست منافق ہوتا ہے اِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں سُستی سے کھڑے ہوتے ہیں نماز مومن کا بڑا معراج ہے جو لوگ بادشاہوں اور بڑے آدمیوں کے حضور میں حاضر ہونا موجب فخر سمجھتے ہیں انکو سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونا کتنا بڑا فخر ہے اور کیا عزۃ ہے غرض نماز اللہ کی تعظیم کا سامان ہے اس نماز کی تاکید کئی طرح فرمائی ہے اگر آدمی کی فطرۃ میں ہے کہ وہ کسی بڑے کی تعظیم و عزۃ کرے تو وہ کیوں اللہ کے سامنے اپنی نیاز مندیاں ظاہر کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ نماز گندی باتوں اور بیحیائیوں سے روکتی ہے۔
ظاہر ہے کہ نماز پڑھنے کے واسطے ایک امام ہو اور جماعت ہو جماعت میں یہ اشارہ ہے کہ قوم میں اتفاق رہے اور انکا امام ایک ہو تمام عقلمند جانتے ہیں کہ اسکے سوا قوم بن ہی نہیں سکتی امام کے معنی یہ ہیں کہ تمام آدمی اس ایک آدمی پر جان قربان کریں دریغ نہ کریں اور مال کے تمام کام اُس کے تابع ہوں پھر صف میں یہ فائدہ ہے کہ مسلمان خواہ پہلے جوڑھا تھا یا چمار اور دوسرا سید پھر یہ تمام ایک شخص کے پیچھے اور سب برابر درجہ پر کھڑے ہوتے ہیں اس سے قوم کو بہت فائدے پہنچتے ہیں اور تکبر اور نخوۃ کی جڑ ٹوٹتی ہے ایک **اور بات ہے** حدیث میں آیا ہے کہ امام وہ ہو جو سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو۔ اس سے چھوٹے چھوٹے آدمیونکو ترقی کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور قرآن حفظ کر کے امام بنجاتے ہیں یہ بھی قومی ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ یہود یوں کے بھی بہت فرقے ہو گئے تھے اور انمیں کوئی امام نہ تھا اسلیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ؑ کو پیدا کیا وہ ایک جماعت کا امام بنا اور اس جماعت نے ترقی کی پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیسائی بہت فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعۃ کے امام بنے اور مسلمانوں نے ترقی کی اب مسلمانوں کے بہت فرقے ہو گئے اور ان میں ایک فرقہ کے امام حضرت مرزا صاحب ہیں دوسرے فرقوں کا کوئی امام نہیں۔ صوفیہ کے الگ فرقے ہیں سنی۔ شیعہ۔ خارجی۔ مولوی وغیرہ سب الگ فرقے ہیں یہ سب جو منسو الگ ہیں انکا ایک امام نہیں اور اسواسطے یہ تمام فرقے تنزل کر رہے ہیں کہ اُنمیں کوئی امام نہیں اور اُن سب کے بالمقابل مرزا صاحب ترقی کر رہے ہیں

وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ مَّعَکَ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَھُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِکُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَۃٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَکَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَھُمْ وَاَسْلِحَتَھُمْ ۚ وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِکُمْ وَاَمْتِعَتِکُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ مَّیْلَۃً وَّاحِدَۃً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ کَانَ بِکُمْ اَذًی مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَکُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝

ترجمہ اور جب تو ان میں ہو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا امام یا اور افسر) پس تو امام ہو انکا نماز پڑھنے کے وقت پس کھڑا ہو انمیں سے ایک گروہ تیرے ساتھ اور وہ اپنے ہتھیار بھی ساتھ ہی رکھیں پس جب وہ نماز پڑھ چکیں تو پیچھے چلے جاویں اور آوے دوسرا گروہ جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس چاہیے کہ وہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں اور اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ رکھیں اور ہتھیار بھی رکھیں اور چاہتا ہے کافروں نے کہ تم غافل ہو جاؤ اپنے ہتھیاروں سے اور اپنے مالوں سے پس وہ ایکدم تم پر جھک پڑیں۔ اگر تمکو مینہ وغیرہ کی تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو تم پر گناہ نہیں کہ تم ہتھیاروں کو رکھدو اور اپنے بچاؤ کا سامان لیلو بے ریب اللہ نے تو کافرونکو ذلت دینے والا سامان کر ہی رکھا ہے۔

قصر صلوٰۃ کے دو معنے ہیں نماز کی قرات رکوع وغیرہ سجود وغیرہ کو چھوٹا کر دینا یا چار رکعت کی دو رکعت پڑھنی۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ نماز کا قصر کرنا تو صرف خوف کے وقت میں ہے سفر میں کیوں چار کی دو پڑھی جاتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جب کوئی بڑے کرم والا ضرورت کیوقت کوئی چیز دیتا ہے تو پھر ضرورت پوری ہو جانے پر وہ واپس نہیں کرتا۔ جیسے کوئی رحیم کسی محتاج کو سردی میں لحاف دے تو گرمی میں وہ واپس نہیں کرتا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خوف میں یہ دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دی تھی اب علی العموم سفر میں وہ تخفیف قائم رکھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت کراؤ تو قراءت چھوٹی پڑھو اور اگر اکیلے ہو تو جتنی تمھارا دل چاہے لمبی کرلو لیکن عام لوگ اب اس کے خلاف کرتے ہیں جب جماعت کراتے ہیں تو لمبی لمبی قرات پڑھتے ہیں اور جب اکیلے پڑھتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی سورتوں پر کفایت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی حالت کسقدر بگڑ گئی ہے۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ **ترجمہ**

جب تم نماز پوری کر چکو پس اللہ کا ذکر کیا کرو کھڑے ہو کر اور بیٹھکر اور لیٹ کر (یعنی سُنتیں اور نفل اور دوسری ماثور دعائیں نماز کے بعد پڑھا کرو ان باتوں کی بھی اب بہت لوگ پروا نہیں کرتے) لیکن جب تم امن میں ہو جاؤ تو ٹھیک درست نماز پڑھو یہ نماز مومنوں پر تحریر شدہ حکم ہے اور وقتوں پر مقرر کیا ہوا حکم ہے۔

وَلَا تَھِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَکُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّھُمْ یَاْلَمُوْنَ کَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا یَرْجُوْنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۝

اور دشمن کا مقابلہ کرنے میں سُستی مت کرنا اگر تمکو دکھ پہنچتا ہے تو انکو

استفسار۔ تجارت کے کاموں میں جب کسی دوسرے شہر سے روپیہ منگوانا ہو تو اپنے شہر میں درشنی رسید لکھدیتے ہیں اور روپیہ لے لیتے ہیں روپیہ دینے والا ۴ر یا ۸ر سیکڑہ لے لیتا ہے جسکو بٹہ رسید کہتے ہیں یہ جائز ہے کہ نہیں اور کرنسی نوٹ کا بٹہ لینا دینا بھی جائز ہے کہ نہیں۔

جواب یہ بٹہ رسید جائز ہے اور جیسے منی آرڈر کی فیس ہوتی ہے اسی کے یہ قائمقام ہے۔ نیز کرنسی نوٹ کا بٹہ لینا دینا بھی جائز ہے۔

خریدار نمبر ۱۴۵ وزیرآباد

استفسار۔ پارہ چہارم کے آخری رکوع میں محرمات میں وربائبکم التی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھن آیا ہے اسمیں شرط ہے کہ جو ربیبہ تمھاری گود میں پلی ہیں وہ تمپر حرام ہیں اگر منکوحہ کی لڑکی پیچھے سے ہی بالغ آوے تو بعد وفات اس لڑکی کی والدہ یعنی اس مرد کی بیوی کی اس ربیبہ بالغہ سے اسکا نکاح جائز ہے کہ نہیں۔

جواب ربیبہ لغت عربی میں اسی لڑکی کو کہتے ہیں جو کہ عورت پیچھے سے لیکر آوے خواہ وہ بالغ ہو خواہ شیرخوار بچہ ہو خواہ اسنے اپنی والدہ کے خاوند کے ذریعہ سے پرورش پائی ہو یا نہ پائی ہو ہر طرحسے وہ اس مرد پر حرام ہے جسنے اس لڑکی کی والدہ سے نکاح کیا ہے اور صحبت بھی کی ہے

خریدار نمبر ۴۳۳ - از لاڑکانہ

مسئلہ۔ ایک مولوی یہاں آیا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ اچھے اور برے کام سب خدا کیطرفسے ہوتے ہیں کیونکہ خدا نے اس بندہ کے مقدر میں اول ہی لکھا تھا۔ برا کام شیطان سے نہیں ہے خدا سے ہے اور نیک بھی خدا سے۔ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالےٰ۔ لا تتحرک کل شئ الا باذن اللہ قول خدا کا ہے اور زانی جو یہ کہتا ہے کہ یہ کام مجھے شیطان نے کرایا یا نفس نے اُنکا کہنا غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اُسکے حق میں ایسا ہی لکھا تھا۔

جواب ایسے جاہل مولویوں کا وجود اس امر پر دلیل ہے کہ اس زمانہ میں ایک مصلح کی ضرورت ہے اسلیے خدا نے اپنے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اس مسئلہ تقدیر کے بارہ میں البدر جلد ۲ صفحہ ۳۹ - ۴۶ - ۴۷ - ۵۴ پر زیر عنوان درس قرآن بہت کچھ مفصل لکھا جاچکا ہے وہاں سے مطالعہ فرماویں اور مختصر یہاں بھی لکھا جاتا ہے۔ ایسے مسائل بیان کرنیوالوں کو قرآن کریم کا علم نہیں ہوا کرتا ورنہ اگر انکو یہ علم ہوتا تو پھر اسطرح کی غلط بیانیاں اور افترا پردازیاں مطلق نہ کہتے۔ یہ بیان اُس وقت ٹھیک ہو سکتا جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بندوں کو ان اعمال اور افعال کا عامل اور فاعل قرار نہ دیا ہوتا۔ مگر قرآن شریف پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے انسان اپنے عمل اور فعل کا خود عامل اور فاعل ہے دیکھو ولو یواخذ اللہ الناس بما کسبوا۔ فاطر رکوع ۵ ترجمہ اگر پکڑے اللہ لوگوں کو اُنکی کمائی پر۔

۲۔ لَہَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْہَا مَا اکْتَسَبَتْ۔ بقرہ رکوع ۴۰۔ ترجمہ۔ اُسی کو ملتا ہے جو کمایا اور اُسی پر پڑتا ہے جو کیا اور اسی طرح کی آیات ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ سورہ نسا رکوع ۱۲۔ اور من یفعل منکم فقد ضل سواء السبیل سورہ ممتحنہ رکوع اسے جنسے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے اعمال اور افعال کا خود فاعل ہے پھر خدا اسی پر بس نہیں کرتا بلکہ فرماتا ہے کہ تمھارے برے افعال اور قبیح اعمال کے سبب سے تمکو زوال آتا ہے جیسے فرمایا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم رعد۔ رکوع ۲۔ اور فاخذناہم بما کانوا یکسبون اعراف۔ رکوع ۱۲۔ اور اس قسم کی بہت سی آیات ہیں جنمیں دکھوں اور تکلیفوں کو خدا تعالیٰ انسانی اعمال کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور پھر آیت وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک سورہ نسا رکوع ۱۱۔ میں نفس کو سیئات کا منبع قرار دیا ہے تو ان تمام آیات قرآنی کے برخلاف خدا تعالےٰ کو ہر ایک بدی کا چشمہ قرار دینا کسقدر ظلم عظیم ہے خدا تعالےٰ ہر ایک مومن کو اس سے پناہ دے پس حسب تعلیم قرآن حضرت انسان کو گناہ سے کیسی نفرت ضروری ہے۔

اگر خدا تعالےٰ انسانوں سے خود ہی بدی کراتا ہے اور پھر اُن بدیوں پر خود ہی انکو عذاب کرتا ہے تو یہ ظلم صریح ہے اور خدا تعالیٰ نے انسان کو نہ ہدایت پر مجبور کیا ہے اور نہ ضلالت پر آیۃ لا اکراہ فی الدین۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اسپر شاہد ناطق ہیں۔ قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ خدا کے بندوں پر شیطان کا کوئی دخل نہیں ہے غرضکہ یہ قول کہ خدا نے اُسکے مقدر میں اول ہی بدی لکھی تھی بالکل غلط ہے اور خود قرآن اسکی نفی کرتا ہے خدا تعالیٰ کی ذات قدوس ہے کسی قسم کی بدی اُسکی ذات میں نہیں ہے تو پھر جب ایک شر اُسکی ذات میں ہے ہی نہیں تو کسطرح اسکی طرف منسوب ہو سکتی ہے۔

خدا نے بندہ کے مقدر میں سب کچھ اول سے ہی لکھا ہے یہ ایک دعویٰ ہے جسکے ثبوت میں اسکے قائل ہمیشہ کوئی دلیل پیش نہیں کیا کرتے والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالےٰ کے معانی کے سمجھنے میں اکثر لوگونکو مغالطہ لگا ہے۔ قدر ایک ایسا لفظ ہے جو قرآن شریف میں کثرت سے استعمال ہوا ہے اور اسکے معنی اندازہ کے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے فقدرہ تقدیرا۔ خدا نے ہر ایک شئے کو پیدا کیا اور پھر ہر ایک شئے کا ایک اندازہ ٹھہرا دیا۔ اور ایک جگہ ہے وقدر فیہا اقواتہا کہ ایک مناسب اندازہ کے ساتھ اُنمیں کھانے پینے کا بندوبست کر دیا۔ اسطرح والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ کے معنے ہوے کہ نیکی اور بدی کا اندازہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے یعنی خدا تعالیٰ نے جس فعل یا امر کو جسطرح سے نیکی قرار دیا ہے وہی نیکی ہو سکتی ہے لوگوں کے خود تراشیدہ خیالات سے کوئی فعل یا امر نیک قرار نہیں دیا جا سکتا علیٰ ہذا القیاس بدی ہے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک شئے کا ایک اندازہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہوا ہے ایک زانی زنا کرتا ہے اور اُسکو آتشک ہو جاتا ہے یہ اندازہ اللہ تعالیٰ کا ہی مقرر کیا ہوا ہے اسطرح ایک شخص نیک کام کرکے انعام پاتا ہے یہ اندازہ بھی اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے غرضکہ ان الفاظ سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ نیکی اور بدی ہر ایک شخص کے لیے اول ہی سے لکھی ہوئی ہے اور جبرًا اُس سے کروائی جاتی ہے۔

لا تتحرک کل شئ الا باذن اللہ یہ قرآن شریف کی آیت ہرگز نہیں ہے

ارتداد اور انجام

عبد الغفور نامی ایک صاحب نے جو کہ گوجرانوالہ سکول میں ہیڈ ماسٹر اور بی اے پاس شدہ تھے ۱۴ جون کو آریہ مذہب اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتاب میں ایسے مرتدوں کی نسبت لکھا ہے یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین الخ پ ۶ ع ۱۲ مسلمانو تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جاوے تو خدا (اسکی بجائے) ایک ایسی جماعت موجود کر دیگا جنسے وہ محبت کریگا اور وہ اسکو دوست رکھیں گے مسلمانوں کے ساتھ نرم اور کفار کے ساتھ سخت ہوں گے اسلیے ہم ایسے ارتداد پر بجائے افسوس کے خوشی کرتے ہیں کہ ایک فرد کے جانے سے ایک بھاری جماعت خدا تعالیٰ اسلام کو اسکے عوض میں دیگا۔ اور اس وعدہ کی ابتدا کے آثار اُسدن نمودار ہو گئے کہ جسدن عبد الغفور صاحب مرتد ہوے اسی دن حمایت اسلام گوجرانوالہ کے جلسہ میں مسمی گنگارام صاحب آریہ معزز راجپوت معہ اپنی اہلیہ کے مسلمان ہوے اور پھر ۲۶ جون کو ایک مصر صاحب مسلمان ہوے جنکا نام عبد الغفور رکھا گیا۔ گنگارام صاحب کا نام عبد الحق رکھا گیا۔ عبد الحق صاحب کی اہلیہ کے لواحقوں نے لڑکی کی نسبت فوجداری کی نالش کی کہ اسے حبس بیجا میں رکھا گیا ہے۔ مگر لڑکی نے بعدالت ڈپٹی کمشنر صاحب بیان دیا کہ وہ بخوشی خاطر مسلمان ہوئی ہے۔

جب سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو الہام تخرج الصدور الی القبور ہوا ہے تب سے اخبارات کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ اکثر معزز اشخاص کی اموات کی فہرست شائع ہوئی ہے جو لوگ صداقت

خمسہ بر غزل حضرة اقدس عم از جناب ایس ایم یوسف صاحب احمدی کمپ انبالہ۔

یہ وہ فرقان یزداں ہے دل وجاں جسپہ قرباں ہے
ہو انجیل اس کے ہمرتبہ نہیں ہرگز یہ امکاں ہے
نہیں افضل یہ بوراس سے نہ توراۃ اس سے ذیشاں ہے
جمال حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے۔
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

جو منکر ہے کلام حق کا وہ سمجھے گا اس کو کیا
کہیں خفاش کو بھی ہے بھلا سورج نظر آیا
نہ دیکھا آجتک ہمنے کسی کا بھی کلام ایسا
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

نہیں ثانی کوئی اُس کا فصاحت اور بلاغت میں
گل وحدت کی نکہت آتی ہے اُسکی ہر آیت میں
یہی شیریں ثمر لاریب ہے باغ ہدایت میں
بہار جاودان پیدا ہے اُس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس ساکوئی بستاں ہے

کلام اللہ ہے یہ قول انسانی نہیں ہرگز
سمجھنا اس کا ہے دشوار آسانی نہیں ہرگز
بجز اس کے ضیائے دین و ایمانی نہیں ہرگز
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

یہ وہ ہے جس کے پڑھنے سے دلِ مومن منور ہو
یہی وہ عطر ہے جس سے دماغ جاں معطر ہو
کلام ایسا کسی کا کب ہے دلبر جو مؤثر ہو
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

لگائیں تہمتیں کفار نے قرآں پہ بہتیری
نہیں ہے یہ کلام حق یہی تھی گفتگو اُن کی
یہ فرمایا خدا نے لاؤ آیت تم کوئی ایسی
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اُسکے ہمتائی کہاں مقدور انساں ہے

نہ اُس کے حکم بن جنبش کرے برگ شجر ہرگز
نہیں اُسکی اطاعت سے ہیں باہر بحر و بر ہرگز
سب اُسکے زیر فرماں ہیں نہیں کوئی زبر ہرگز
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اُسپہ آساں ہے

کلام حق کو تم سمجھو وسیلہ رہنمائی کا
بجز اس کے نہ چھوڑو طریقہ حق ادائی کا
یہی ہے راستہ آئینۂ دل کی صفائی کا
ارے لوگو کرو کچھ پاس شان کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بو ایماں ہے

بچو تم شرک سے یارو کہ اسمیں سخت نقصاں ہے
جو مشرک ہے بہت بیزار اُس سے ربّ رحماں ہے
سقر اُسکے لیے ہے بند اُسپر باب غفراں ہے
خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

خدا ہے لا ولد بیشک نہیں بیٹا وہ والد کا
جو ہے توحید کا منکر خطاب اُسکو ہے ملحد کا
عقیدہ چاہیے ایسا نہ جسمیں دخل ہو ضد کا
اگر اقرار ہے تمکو خدا کی ذات واحد کا
تو پھر کیوں اسقدر دل میں تمھارے شرک پنہاں ہے

بڑا بیعقل ہے جو گمرہی کی راہ میں سر دے
دعا مانگو خدا اپنا ہی منوا لا ہمیں کر دے
رہو پروردگار انس و جاں کے دلسے تم بردے
یہ کیسے بگڑ گئے دلبر تمھارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوف یزداں ہے

عزیز بیٹو اکو تم نہ سمجھو کوئی دیوانہ
سُنایا ہے وہی تم کو خدا کا جو ہے فرمانا
یہ قرآں شمع دیں ہے ہو فدا تم مثل پروانہ
ہمیں کچھ کیں نہیں یارو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُسپہ قرباں ہے

مراسلہ

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ اور اُسکے نامہ نگار کی افترا پردازی

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں کسی گمنام نامہ نگار نے فہرست مبائعین مطبوعہ البدر والحکم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ شتاب خان معمار و کلو و مولا بخش حجام ساکنان اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی کے نام جو زمرہ مبائعین میں شائع ہوئے ہیں وہ محض جھوٹھ ہیں نام بردگان نے کبھی مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی۔ اور اس اعتراض کی بنیاد پر نامہ نگار اور ایڈیٹر شحنہ ہند دونوں یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ فہرست مبائعین مطبوعہ الحکم والبدر غلط ہے۔

مگر ہم اس نوٹ کے ذریعہ سے یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ شحنہ ہند کے نامہ نگار نے صریح جھوٹھ بولا اور پبلک کو دھوکا دیا اور ایڈیٹر شحنہ ہند نے دھوکا کھایا۔ واقعی امر یہ ہے کہ بلاشبہ ان تینوں شخصوں نے خط کے ذریعہ حضرۃ مرزا صاحب سے بیعت کی تھی اور وہ خط میرے ہاتھ سے لکھوا کر قادیان بھجوائے تھے۔ چنانچہ انکو بیانات جنپر معزز اشخاص کی گواہیاں ثبت ہیں مینے قلمبند کرا کر ایڈیٹر الحکم کے پاس بھجوائے ہیں اُمید ہے کہ وہ بیانات میرے مضمون کے ساتھ جلد شائع ہو جائینگے۔ اُسوقت ناظرین کو اُن بیانات کے پڑھ لینے سے پورا اطمینان ہو جائیگا۔ اور معاملہ کی اصلیت کھل جائیگی۔ اسوقت اس نوٹ کے شائع کرنیکی ضرورۃ یوں پیش آئی کہ جب میں ضمیمہ شحنہ ہند میں اعتراض مذکور شائع ہونیکے بعد شتاب خان وغیرہ کے بیانات قلمبند کرا کر ایڈیٹر الحکم کے پاس بھیجے تو جن چالاک نامہ نگاروں نے یہ پُر فریب کارروائی کی تھی انکو اپنی ذلیل و شرمناک کارروائی سے ذلت و رسوائی نصیب ہونیکا خوف پیدا ہوا اور اپنی خوف کی حالت میں ضمیمہ شحنہ ہند کے حال کے پرچہ میں بطور حفظ ماتقدم ایڈیٹر شحنہ ہند کو یہ لکھ بھیجا کہ شتاب خان وغیرہ پر جبر کیا گیا حالانکہ یہ ودلفریب اور سفید جھوٹھ ہے۔

اسلیے ہم ایسے چالاک اور فریبی نامہ نگار کا مُنہ بند کرنیکے لیے ایڈیٹر شحنہ ہند کو یہ مشورہ دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ **محمد حسین** صاحب پنشنر ملازم پولیس اور عبد الحکیم برخاست شدہ ملازم چونگی ساکنان اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی کو (جو مرزا صاحب کے سخت دشمن ہیں) اسبات پر آمادہ کرے کہ یہ دونوں حضرات ذرا تکلیف گوارا کر کے شتاب خان و کلو و مولا بخش کو مولانا کریم الدین صاحب سرگروہ اہلحدیث اٹاوہ اور مولانا مولوی حبیب علی صاحب حنفی المذہب وکیل اٹاوہ اور میر عزیز حسن صاحب اثنا عشری رئیس و آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ کے خدمت میں بموجودگی ایڈیٹر اظہار الحق پیش کریں اور یہ معزز حضرات شتاب خان و کلو و مولا بخش کے بیانات حلفی متعلق بیعت حضرۃ مرزا صاحب مفصل قلمبند کر کے اور اُسپر اپنی گواہیاں ثبت کر کے ضمیمہ شحنہ ہند میں شائع ہونیکے لیے بھیجیں اگر ایڈیٹر شحنہ ہند ہمارے اس مشورہ پر عمل کریگا تو اُسپر باسانی ظاہر ہو جائیگا کہ ضمیمہ شحنہ ہند میں جو کچھ ان لوگوں کی بیعت کے متعلق چھپوایا گیا ہے وہ سراسر فریب اور جھوٹھ ہے۔ اور اندراج فہرست مبائعین مطبوعہ الحکم والبدر بالکل صحیح و درست ہے۔

راقم سید محمد صادق حسین صادق مختار عدالت ایڈیٹر
وپہر و پبلشر اخبار اظہار الحق اٹاوہ و رسالہ صبح صادق۔ از اٹاوہ
۴ر جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

صیانتہ الناس

جوکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کے جواب میں حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے لکھا ہے دفتر البدر سے بقیمت ۲ر علاوہ محصولڈاک خرید لیویں۔

بقایا داران کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وہ البدر کی قیمت جلد تر ادا فرما کر کارخانہ کو مشکور فرماویں۔

عالم احباب

بمبئی میں ایک ہرکارہ ڈاک کو ۲۵ روپیہ کے منی آڈر کے لیے دوسال قید سخت اور ایکسو روپیہ جرمانہ ہوا۔

لکھنؤ میں ایک ہرکارہ ڈاک کو ۲ سال قید سخت ہوئی کہ ایک متوفی کے نام کا منی آرڈر رکھا گیا تھا۔

دو معزز انگریزوں کی طرف سے کلکتہ ہائیکورٹ میں دو مقدمات طلاق کے پیش ہوئے میم صاحبہ بدکار تھیں آزادی اور بے پردگی کا یہ نتیجہ ہے۔

کلکتہ کے ایک ہوٹل میں ایک انگریز مسٹر ولیم گوری نے بستر پر بندوق سے خودکشی کی جب خدا پر ایمان نہیں تو ایسی ہی حرکات سرزد ہوا کرتے ہیں۔

برھما میں گزٹڈ آفیسر کے برہمی عورتوں سے ناجائز تعلقات پر سرکاری حکم نافذ ہوا کہ ایسے آفیسر عورتوں سے ناجائز تعلقات سے باز آ دیں اگر رکھیں گے تو ترقی بند اور فورا تبدیلی کی جائے گی۔

روس میں فوجی پیغامبری بجائے کبوتروں کے شکروں اور شہباز و شنے لینے میں انکی رفتار کبوتروں سے چار چند ہے۔

ہندی فوج کے اضافہ کا سوال ولایت میں عام ہے جنوبی افریقہ میں ۲۵ ہزار فوج رکھنے گا جسکے خرچ میں ساٹھ لاکھ روپیہ ہند سے لینا تجویز ہوا ہے جس پر بحث ہو رہی ہے لبرل پارٹی اس امر کے مخالف ہے۔

سلطان جوہور کو اسٹریلیا والوں نے جہاز سے اترنے پر روکا سلطان نے کہا اگر مجھکو روکو گے تو میں اسٹریلیا کی گھوڑ خریدنی موقوف کر دونگا یہ سنکر اسٹریلیا والوں نے جھٹ اترنیکی اجازت دیدی گویا قانون کی منسوخی کی کنجی روپیہ ہے۔

لاہور میں انجمن معین الاسلام نامی ایک کمیٹی قائم ہوئی تھی کہ ہر ایک ممبر کو صرف للعہ ادا کرنے پر ایکصد روپیہ کی امداد دیجائیگی مگر افسوس کہ بجائے امداد دینے کے غربا کا روپیہ خورد برد کر لیا گیا آخر راز کھل گیا اور زیر دفعہ ۴۰۶ تعزیرات ہند مقدمہ چلا ۱۳ ماہ حال کو ۳ ملزم بری ہوئے اور چار اشخاص کو ایکسال قید اور ایک ایکسو روپیہ جرمانہ و دو ماہ قید تنہائی کی سزا ملی اپیل منظور ہوگئی ہے اور ملزم ضمانت پر رہا کیے گئے ہیں۔

جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب صاحبزادہ حضرت میر ناصر نواب صاحب الحمدللہ کہ اسسٹنٹ سرجن کلاس کے امتحان (سنہ ۱۹۱۲) میں اس سال پاس ہو گئے ہیں اور آپکا نمبر پاس شدوں میں سب سے اول ہے اس سے پیشتر کے امتحانوں میں بھی آپ بفضل خدا ہمیشہ ایسی ہی کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں

قادیان میں ۱۲ کی شب سے بارش شروع ہو کر ۲۲-۲۳-۲۴ کی شب تک برابر ہوتی رہی اس اثنا میں بالکل سورج نظر نہیں آیا قادیان کی جنوب مشرق کیطرف جو ڈھاب تھی وہ بالکل لبریز ہو گئی ہے اور اسطرف دیکھنے سے ایک عجیب و غریب نظارہ نظر آتا ہے۔

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام مبایعین	سکونت	ضلع
۱۱۲۸	غلام الرحمن صاحب	نی سنی	لوئر برھما
۱۱۲۹	ممتاز علیخان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	بھوتلی	سمالی لینڈ
۱۱۳۰	نظام الدین صاحب	بجواڑہ	ہوشیارپور
۱۱۳۱	عمر بی بی زوجہ "	"	"
۱۱۳۲	غلام محمد صاحب	"	"
۱۱۳۳	امیر علیخان صاحب	جہلم	جہلم
۱۱۳۴	عبداللہ صاحب	قلعہ صوبہ سنگھ	سیالکوٹ
۱۱۳۵	مولوی غلام علی صاحب	ڈگری اسسٹنٹ عمان	"
۱۱۳۶	جنید صاحب	چکر	"
۱۱۳۷	عبدالکریم خانصاحب دفعدار ترپ ۱۲ رسالہ ۱۳	چھاؤنی مہو	سی پی
۱۱۳۸	عبدالرشید صاحب کلرک پبلک ورکس دیپارٹمنٹ	شملہ	
۱۱۳۹	امیرالدین صاحب کلرک ملٹری ورکس	"	
۱۱۴۰	محمد صدیق صاحب	"	
۱۱۴۱	نبی بخش صاحب سرگودھا	نئی آبادی	ہوشیارپور
۱۱۴۲	سید محمد شاہ صاحب	پنڈی چیریاں	منٹگمری
۱۱۴۳	سید اکبر علی شاہ صاحب	"	"
۱۱۴۴	سید اصغر علی شاہ صاحب	"	"
۱۱۴۵	غلام فاطمہ	"	"
۱۱۴۶	مریم بی بی	"	"
۱۱۴۷	صابرہ بی بی	"	"
۱۱۴۸	ولایت بی بی	"	"
۱۱۴۹	ولی محمد خان صاحب	نونہ می	کلہ گام کشمیر
۱۱۵۰	قطب الدین خانصاحب	"	"
۱۱۵۱	محمد زمان خانصاحب	"	"
۱۱۵۲	اہلیہ محمد حسن خان صاحب	"	"
۱۱۵۳	بنت "	"	"
۱۱۵۴	بنت "	"	"
۱۱۵۵	بنت "	"	"
۱۱۵۶	حبیب اللہ خان صاحب	نونہ می	کلہ گام کشمیر
۱۱۵۷	عائشہ بی بی ہمشیرہ سکندر علی صاحب	بھوجیانوالہ چک ۲۳۴	
۱۱۵۸	محمد رضی صاحب	ڈسکہ	سیالکوٹ
۱۱۵۹	محمد اسحاق صاحب	"	"
۱۱۶۰	غلام محمد صاحب	کھاریاں	گجرات
۱۱۶۱	پیران دتا صاحب	بھوبھہ	"
۱۱۶۲	نعمت خاں صاحب	کریام	جالندھر
۱۱۶۳	محمد رمضان خان صاحب حال وارد شملہ بازار کسمپٹی	نادون	کانگڑہ
۱۱۶۴	محمد لقاء اللہ صاحب	دفتر پولیس	الہ آباد
۱۱۶۵	شاہ محمد صاحب	گوراپور	
۱۱۶۶	اللہ بخش صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۱۶۷	محمد بخش صاحب سپاہی ۱۲ توپ خانہ	جتوگ	شملہ

فیضان احمدی

حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا کے طفیل ایک مردہ کا زندہ ہونا

موضع ——— علیوال ہیں

ایک عورت طاعون سے بہت بیمار تھی لیکن وہ مرید نہ تھی اور بہت سے علاج کرائے لیکن فائدہ نہ ہوا۔ قریب مرگ ہوگئی اور امید نہیں تھی کہ وہ اب زندہ رہیگی ہر طرف سے اسکے اقربا اسکی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے کچھ نہیں سوجھتی تھی بلکہ اسکو مردہ جانکر علاج سے دست بردار ہو گئے۔ اتفاقاً مولوی محمد چراغ صاحب اسکے پاس آئے اور حال دریافت کیا مولوی محمد چراغ صاحب نے ایک کاغذ پر دعا* کلشی خادمک الخ تک لکھکر اسکے درجارہ پر لگا دی اور کچھ دم بھی کیا تھوڑے روز کے بعد یعنی تیسرے روز وہ فوراً تندرست اور اچھی ہوگئی۔

خاکسار فضل دین مستری بقلم خود از کوسگی تھانیلان تحصیل بٹالہ

*نوٹ۔ یہ الہامی دعا بہت عمدہ خوشخط چھپی ہوئی ہے قیمت پر دفتر البدر قادیان سے مل سکتی ہے۔ ایڈیٹر